REGD No. E-P-67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۷ھش - ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"نقرس کی تکلیف کے باعث حضور کل نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف نہیں لا سکے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل صحت و عافیت کیساتھ کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ اکتوبر۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت شیخ عبد اللہ الہ دین صاحب خود تشریف نہیں لا سکے البتہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مع اہل و عیال تشریف لائے تھے جو جلسہ گذرنے کے بعد آج شام کی گاڑی چند روز کیلئے پالمپور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ خیرو عافیت سے واپس لائے۔

۲۸ اکتوبر۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد اکثر مہمانان کرام واپس تشریف لے جا چکے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستاسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

بھارت کے دور دراز سے آنیوالے عقیدتمندوں کا اجتماع

پُر امن ماحول میں روحانی تقاریر۔ ذکر الٰہی اور پُرسوز اجتماعی دعائیں

الحمد للہ کہ ہمارا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بھارت کے دور دراز علاقوں سے تشریف لانیوالے دوست اب اپنے گھروں کو واپس جا چکے ہیں۔ اور جو دوچار باقی ہیں وہ جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان سب نے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق جلسہ کی روحانی برکات سے استفادہ کیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ان برکات کو جلسہ کے حالات دکوائف سنا کر اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کو بھی منتقل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہے اور آئندہ بھی جلسہ کی رونق بڑھانے کی توفیق بخشتا رہے آمین۔

اس سال پاکستان سے کوئی قافلہ جلسہ میں شمولیت کے لئے نہ آسکا۔ اس لئے کہ ہماری حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ ہمیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا ہے۔ سوائے اس کے کہ ؎

رموزِ سلطنت خسرواں دانند

لیکن ایک امر ہمارے لئے سخت تعجب کا باعث ہے کہ ہمارے جلسہ میں متواتر تین سال سے پاکستانی قافلہ کو شمولیت کی اجازت نہیں مل رہی ہے۔ کیوں نہیں مل رہی ہے؟ اس کا کوئی جواب ہمارے پاس نہیں بلکہ یہ جواب حکومت کی خفیہ فائلوں میں محفوظ ہوگا۔ اس کی نوعیت کیا ہے؟ یہ بھی بصیغہ راز ہے۔ لیکن ہم امن پسندی کے ساتھ اور حقوق طلبی کے طور پر حکومت سے یہ دریافت کرنے کا حق ضرور رکھتے ہیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے جبکہ بعض دوسرے مذہبی مقدس مقامات پر پاکستانی قافلے ہر سال آتے ہیں اور اسی سال کے دوران بھی کئی قافلے آچکے ہیں جیسا کہ سرہند شریف اجمیر شریف وغیرہ میں کئی کئی سو کی تعداد میں قافلے آئے تو آخر وہ کونسی ایسی مشکلیں درپیش ہیں جو ہمارے پاکستانی قافلہ کو اجازت ملنے میں روک بنتی ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ گورداسپور چونکہ سرحدی ضلع ہے اس لئے حکومت بہ نظر احتیاط اجازت نہیں دیتی ہو

۲. لیکن بٹالہ بھی تو ضلع گورداسپور ہی میں واقع ہے وہاں کے لئے جیسا کہ حسب سابق ہم نے آ کر حکومت قبضہ کیوں نہیں کرتی۔ اور یہ امتیازی سلوک ہمارے ساتھ کیوں روا رکھا جا رہا ہے۔ اور ہمارے جذبات کو تین سال سے کیوں ٹھیس پہنچائی جا رہی ہے۔

بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم حکومت کو اس نامناسب امتیازی سلوک کے بارہ میں توجہ دلائیں اور بدقسمتی سے یہ تیسرا سال ہے جب ہمارے اجتماع جلسہ سالانہ کا ایک غیر معمولی رکن ڈیلیگیشن بھی شامل نہ رہا ہے۔ جس پر حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ خدا کرے کہ حکومت اس پر توجہ دے۔ اور آئندہ کے لئے اس روک کو مٹا دے۔

پاکستانی قافلہ کے نہ آسکنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ جلسہ کی حاضری کم تھی۔ پاکستانی قافلہ ہمارے سابق جلسوں میں شرکت کرتا رہا ہے۔ ان میں حاضری بہت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ ایک تو اس لئے کہ قافلہ کی اپنی تعداد دو صد کے قریب ہوتی تھی۔ بلکہ اس سے بھی بعض اوقات زائد ہو جاتی تھی۔ اور دوسرے اس لئے کہ مضافات قادیان کے بہت سے لوگ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو ملنے کے لئے آیا کرتے تھے اور اس طرح قادیان جلسہ گاہ بھر جایا کرتی تھی۔

ہمیں اس سے تو کچھ غرض نہیں کہ ہمارے جلسہ میں انبوہ کثیر ہو۔ کیونکہ ہمارے جلسہ کی تمام تر اغراض روحانی ہیں۔ تاہم ہمیں اپنی جماعت کے ان تمام پاکستانی بھائیوں سے ہمدردی ہے جن کے دل اپنے مقدس مرکز اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مولد و مسکن و مدفن کی زیارت کے لئے تڑپتے ہیں۔ اور اجازت نہ ملنے کی وجہ سے صرف تڑپ کر ہی رہ جاتے ہیں۔

بھارت کی مختلف اور دور دراز کی جماعتوں سے اس سال قریب ڈیڑھ سو افراد تشریف لائے۔ بھارت کی جماعتوں نے موجودہ مالی اور اقتصادی حالات کے پیش نظر یہ تعداد بھی معقول اور خوشکن ہے۔ اور پھر اس لحاظ سے کہ ہماری جماعتیں مرکز سے دور دراز مقامات پر ہیں اتنی تعداد کا آجانا بھی بہت بڑی بات ہے۔

لیکن چونکہ جلسہ کی رونق زیادہ تر ... پر

جلسہ سالانہ قادیان میں زائرین کے شریک ہونے پر پابندی

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حکومت پنجاب و ہند سے التماس

قادیان مورخہ ۱۹ اکتوبر۔ آج جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر حاضرین جلسہ نے منظور کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب و ہند اس مطالبہ پر ہمدردی اور وسیع حوصلگی سے غور کر کے دنیا بھر کے احمدیوں کو شکریہ کا موقعہ دے گی۔ (ایڈیٹر)

"جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا یہ سالانہ اجتماع اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کے احمدیوں کو گذشتہ تین سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے ہماری حکومت کی طرف سے اجازت نہیں دی جا رہی حالانکہ گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق دسہرہ کے تہوار کے علاوہ دوسری تاریخوں میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے تمام افراد جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں قادیان سے عقیدت اور روحانی تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سالانہ اجتماع میں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء و حکم سے ۱۸۹۱ء میں قائم کیا شامل ہونا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس جلسہ میں شامل ہونیوالوں کیلئے خاص دعائیں کی ہیں اور انہیں شریک ہونیوالوں کیلئے خاص برکتوں کے وعدے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ سرکار کی طرف سے مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے مقدس مقامات کی زیارت کیلئے پاکستان کے زائرین کو سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں اور اس سال بھی سرہند شریف۔ شام چوراسی۔ جالندھر۔ اجمیر شریف۔ دہلی۔ دیوا شریف وغیرہ مقامات کی زیارت کیلئے پاکستان سے متعدد زائرین کے قافلے آئے۔ مگر احمدیہ جماعت کے پاکستانی افراد کو اپنے مقدس مرکز کی زیارت اور سالانہ اجتماع میں شمولیت سے روک دیا گیا جہاں تک احمدیہ جماعت کے افراد کے عقائد اور عملی نمونہ کا تعلق ہے وہ مذہبی طور پر ہر فتنہ و فساد سے بچنے والے اور ملکی قانون کا احترام کرنیوالے ہیں اور جو زائرین جلسہ کے موقعہ پر قادیان آتے ہیں ان کی آمد کی غرض صرف روحانی، دینی اور علمی فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے اور ہمارے جلسہ کا تعلق کسی سیاسی یا پولیٹیکل تحریک سے نہیں اور نہ ہی احمدیہ جماعت کوئی سیاسی جماعت ہے۔ اس کا سب پروگرام مذہبی اور دینی ہے۔

ان حالات میں حکومت پنجاب و ہند کا پاکستان کے احمدی احباب کو جلسہ سالانہ میں شمولیت اور قادیان کے مقدس مرکز کی زیارت سے روکنا ان کی ایک جائز اور روحانی و مذہبی خواہش کو رد کرنا ہے۔ لہٰذا جلسہ سالانہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پنجاب و ہند سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ پاکستانی اور دوسرے ممالک کے احمدیوں کو مرکز قادیان کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے اجازت دیا کرے تاکہ دنیا کے سب احمدی اپنے روحانی اور دینی فریضہ کو پورا کر سکیں اور ہماری حکومت کی رواداری اور حسن سلوک کا چرچا کر سکیں۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول حکومت پنجاب و ہند اور پریس کو بھی دی جائیں۔"

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پبلشر نے نرالا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء

جلسہ سالانہ قادیان کے بعض دیگر کوائف

قادیان میں جماعت احمدیہ کے سرسٹھویں سالانہ جلسہ کے تقریبی پروگرام کی مفصل رپورٹ تو اسی پرچہ میں دوسری جگہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اس جگہ بعض دیگر ضروری کوائف کا خلاصہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لطف اور روحانی سرور ایک احمدی کو اس مبارک موقعہ پر ذاتی طور پر شرکت کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔ اس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں۔ تاہم جو دوست بامر مجبوری حاضری سے قاصر رہے امید ہے کہ یہ چند سطور ان کے لئے روحانی لذت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوں گی کہ اس مقدس تقریب میں شامل ہونے والوں کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہوا خدا تعالیٰ کا وعدہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق ایک بار پھر پورا ہوا۔

گو بدلے ہوئے ملکی حالات کے نتیجہ میں یہ اجتماع بلحاظ کثرت تعداد ویسا نہ تھا جو تقسیم ملک سے قبل اس مقدس بستی میں ہوتا رہا تاہم معنوی لحاظ سے اس کی برکات و فیوض کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا جو سالہا سال سے ہوتا تھا۔ ان غیر معمولی برکات کا وہی شخص صحیح اندازہ لگا سکتا ہے جسے قادیان حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور مجالس ذکر اور روحانی پروگرام میں شمولیت کی توفیق ملی۔

امسال قادیان کا یہ جلسہ سالانہ ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ پاکستان سے تو کوئی قافلہ نہ آسکا مگر ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے عقیدتمند مسیح پاک کی مقدس بستی کی زیارت اور چند روز خصوصی دعاؤں میں گذارنے کے لئے پہنچ گئے۔ اس سال بھارت کے بعد دوسرے نمبر پر مشرقی افریقہ کے احمدی احباب کو جلسہ میں نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ ہزارہا میل دور کے ملک سے محض اس مبارک موقعہ پر پہنچنے کے لئے سینکڑوں روپے خرچ کر کے پانچ مخلصین پہنچ گئے۔ جن میں سے مکرم سید ناصر شاہ صاحب بی۔اے۔بی ٹی تو زیارت مقامات مقدسہ کے لئے مع اہل و عیال ہی تشریف لائے۔ فبارک اللہ فی مسعاهم

— ٭ — ٭ — ٭ —

حسب سابق جملہ مہمانان کرام کے طعام کے جملہ انتظامات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی نہایت تسلی بخش طور پر کئے گئے۔ چنانچہ اہل و عیال سمیت تشریف لانے والے احباب کو مقامی درویشان کی طرف سے اپنے اپنے مکانات سے پیش کردہ حصوں میں ٹھہرایا گیا۔ جبکہ دیگر جملہ مہمانان کرام کے ایک حصہ کو بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں اور دوسرے حصہ کے لئے دار المسیح میں قیام کا انتظام کیا گیا۔

— ٭ — ٭ — ٭ —

اگرچہ ماہ ستمبر کے آخر اور ماہ اکتوبر کے ابتدائی دنوں میں علاقہ پنجاب میں شدید بارشیں ہوئیں تاہم جلسہ سے قریباً دو ہفتہ قبل موسم نہایت خوشگوار ہو گیا۔ جلسہ کے تینوں روز مطلع صاف رہا۔ موسم کے مناسب حالی سایہ کے لئے جلسہ گاہ (مردانہ و زنانہ) میں شامیانے نصب کئے گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام رہا۔ اس کے ذریعہ پہلے اور تیسرے روز مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں سارا پروگرام نہایت عمدگی سے سنا جاتا رہا۔ درمیانے روز یعنی ۱۸ اکتوبر کو مستورات کے جلسہ کا علیحدہ پروگرام تھا وہ بھی بخیر و خوبی پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ فصل کی بوائی کی مصروفیت کے باعث جلسہ کی حاضری نسبتاً کم رہی تاہم بہت سے غیر مسلم دوست جلسہ کے مختلف اجلاسات میں تشریف لاتے رہے اور ایک اچھی خاصی رونق ہو جاتی رہی۔ زنانہ جلسہ میں غیر مسلم خواتین بھی جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے آتی رہیں۔ خواتین کا باپردہ جلسہ گاہ حسب سابق مکرم مولوی عبد المغنی صاحب رضی کی کوٹھی کے کھلے صحن میں تیار کیا گیا تھا۔

— ٭ — ٭ — ٭ —

جلسہ کے تقریری پروگرام سے فراغت کے اوقات تمام دوستوں نے حتی الامکان ذکر الٰہی۔ دعاؤں اور انابت الی اللہ میں گذارے۔ جملہ احباب مسجد مبارک مسجد اقصیٰ بیت الدعا اور مقبرہ بہشتی میں انفرادی و اجتماعی دعاؤں کے مواقع سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

چونکہ شروع زمانہ درویشی سے اب تک مسجد مبارک میں روزانہ بلا ناغہ تہجد کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ اسلئے مہمانان کرام کو اس طرح اجتماعی قیام اللیل میں شرکت اور رات کے آخری وقت مخصوص دعاؤں کا موقعہ میسر رہا۔

٭ ٭ ٭ ٭

روزانہ فجر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی درس دیتے رہے۔ روزانہ عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں حسب سابق کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رہا (باقی صفحہ ۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء

(۱)

فرمایا:-

میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے امۃ الحی مرحومہ ربوہ میں آئی ہیں اور اپنے ماموں زاد بھائی پیر مظہر حق صاحب کے گھر میں یا ان کے قریب ٹھہری ہوئی ہیں۔ مجھے پیر مظہر حق صاحب کی بیوی ملیں تو میں نے ان سے کہا کہ امۃ الحی سے کہدو کہ میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔ اب میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرے ساتھ چلو ورنہ میں تم سے خفا ہو جاؤں گا۔

چونکہ قرآن کریم میں حیّ و قیوم صفات اکٹھی آتی ہیں اس لئے امۃ الحی نام میں زندگی کی طرف بھی اشارہ ہے اور قائم رکھنے کی طرف بھی اشارہ ہے پس خواب کی تعبیر کے لحاظ سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ میری زندگی اور صحت میں بھی برکت دے اور کچھ مالی پریشانیاں جو ہیں ان کو بھی دور کر دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲)

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ جیسے ام ناصر مرحومہ آئی ہیں اور ایک سلیپر کی جوڑی ان کے ہاتھ میں ہے وہ انہوں نے میرے سامنے رکھی اور کہا کہ یہ آپ کو کہیں سے تحفہ آئی ہے کہ آپ یہ جوڑی مبارک احمد کو دیدیں۔ خواب کے بعد میرے ذہن پر کچھ یہ بھی اثر پڑا کہ انہوں نے صدقہ دینے کے لئے کہا ہے۔ اس رؤیا کے چند دن بعد ہی امریکہ سے ایک دوست نے سلیپر وں کی ایک جوڑی تحفہ کے طور پر بھیجی اور وہ میں نے خواب کے مطابق مبارک احمد کو دیدی۔ لیکن گو وہ سلیپر تھے مگر اُن کی شکل ویسی نہیں تھی جیسی ام ناصر نے میرے آگے جوتی رکھی تھی۔ ام ناصر نے جو جوتی رکھی تھی وہ ایسی تھی جیسے پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عورتوں کی جوتیاں ہوا کرتی تھیں اور اس پر کچھ کام بھی بنا ہوا تھا مگر خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ چند دنوں کے بعد ہی میرا بھتیجا مرزا مجید احمد افریقہ سے آیا تو وہاں سے ایک خاص جوتی ہوا کر لایا جس کی بالکل وہی طرز تھی جو پرانے زمانہ میں ہندوستانی عورتوں کی جوتی کی ہوا کرتی تھی۔ اور جس کی ایڑی دبی ہوئی ہوتی تھی۔ چنانچہ خواب کو پورا کرنے کے لئے وہ بھی میں نے مرزا مبارک احمد کو دے دی۔

(۳)

میں ام ناصر کے لئے دعا کر رہا تھا کہ رات کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ اُن کی سوتیلی والدہ جو ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی دوسری بیوی تھیں آئی ہیں اور میرے سامنے بیٹھی ہیں۔ اُن کا نام مراد بیگم تھا۔

درحقیقت اس کی تعبیر یہ بنتی ہے کہ جو میری مرادیں تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ مراد مفلح کا ترجمہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک دفعہ نام دیا گیا تھا کہ محمد مفلح۔

(۴)

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بڑا اجتماع ہے اور اس میں میر محمد اسحٰق صاحب بھی بیٹھے ہیں میں جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مارشل فاش فرانس کا مارشل جو پہلی جرمن جنگ کا کمانڈر انچیف تھا جب وہ مرنے لگا تو اس نے کہا تھا کہ:-

"If France ever need me let them call Ve-Guame" یعنی اگر فرانس کو کبھی میری آئندہ ضرورت پیش آئے تو انہیں چاہیئے کہ وہ ویگان کو بلائیں۔ ویگان بھی ایک بڑا جرنیل تھا۔ لیکن دوسری جرمن جنگ میں اس کو بلایا گیا۔ اور وہ نہایت ناکام ثابت ہوا۔ میں رؤیا میں کہتا ہوں کہ اس نے تو ایک حد تک پیشگوئی کی تھی اور اس میں وہ ناکام رہا تھا لیکن میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر اُن پر کبھی کوئی مشکل آئے تو وہ میر محمد اسحاق صاحب کو بلائیں۔ حالانکہ میر محمد اسحاق صاحب دیر ہوئی فوت ہو چکے ہیں۔ پس اس کی تعبیر یہی معلوم ہوتی ہے کہ کسی زمانہ میں جماعت کی مشکلات کے وقت میر محمد اسحاق صاحب کی اولاد میں سے کوئی شخص سلسلہ کی بڑی شاندار خدمت کرے گا۔

لازمی چندہ جات

موجودہ مالی سال کے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے نسبتی بجٹ کے مطابق چندہ جات کی رقوم وصول ہو کر مرکز نہیں پہنچ رہیں۔ اسلئے تمام عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ ابھی سے گذشتہ مہینوں کے بقایا وصول کر کے اور آئندہ ہر ماہ باقاعدہ وصولی کرتے ہوئے سو فیصدی بجٹ پورا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ روح پرور پیغام قادیان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر کے سلسلہ میں بنام ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کے نام موصول ہوا تھا۔ جو جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ جملہ احباب جماعت ہائے ہندوستان کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادرانِ احمدیت ہندوستان (بھارت)! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور افسوس ہے کہ ابھی ہم باہر ہیں ہم اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق نہیں رکھتے! اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ کوئی ایسے برکت والے سامان پیدا کرے کہ ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ مل کر اپنا جلسہ منایا کریں اور اپنے بھائیوں کی ملاقات سے خوش ہو سکا کریں۔

آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کی ذمہ واریاں دنیا کی سب جماعتوں سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کا مامور آپ کے ملک میں بھیجا ہے۔ اور اس نے ساری عمر آپ کے ملک میں کام کیا۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اول بھی آپ کے ملک میں ہوئے۔ اور خلیفہ ثانی کی عمر کا بہت سا حصہ آپ کے ملک میں گذرا۔ مقبرہ بہشتی بھی آپ کے ملک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی بشارتیں آپ کے ملک کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن کے پورا ہونے میں تعویق تو ہو سکتی ہے لیکن وہ ٹل نہیں سکتیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ٹلا نہیں کرتا۔

مجھے خدا تعالیٰ نے خاص طور پر بتایا تھا کہ جنوبی ہند اور سکھوں ہندوؤں میں احمدیت زیادہ ترقی کرے گی۔ اس لئے میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جنوبی ہند کی طرف اور سکھوں اور ہندوؤں کی طرف خاص توجہ کریں۔ ہندو قوم کیونکہ توہم پرست قوم ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں تصوف اور روحانیت کی طرف بہت میلان پیدا ہو گیا ہے۔ پس آپ دعائیں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں تا کہ آپ پر بھی خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ فضل نازل ہوتے رہیں۔ اور ان افضال کی وجہ سے ہندو اور سکھ قوم اور مسلمانوں کا وہ حصہ جو کرامت کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے آپ کی طرف مائل ہوں اور جلد سے جلد احمدیت قبول کریں۔

اگر آپ روحانیت کے حاصل کرنے کی کوشش کریں تو آپ کو بڑی جلدی اس میں کامیابی حاصل ہو گی۔ مجھے بھی جوانی کا زمانہ یاد ہے کہ جب میں نیا نیا خلیفہ ہوا تھا۔ میرے سامنے ایک دفعہ ایک فرشتہ آیا اور اس نے خدا تعالیٰ کا پیغام دیا کہ اے قادیان کی جماعت تجھے مبارک ہو کہ علانیت کی تازہ بتازہ برکات تجھ پر نازل ہو رہی ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ پر برکات نازل کرنے کے لئے اتر رہے ہیں تو آپ اگر ذرا بھی توجہ کریں تو دونوں طرف کی رغبت کی وجہ سے فرشتوں میں اور آپ میں جلدی میلان ہو جائے گا۔ اور آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے نشانات دیکھیں گے جو دنیا میں اور کسی کو نظر نہیں آتے! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور جلد قادیان اور ربوہ کے لوگوں کے ملنے کی صورت پیدا کرے۔ آمین۔

فقط۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۶/۱۰/۵۸

احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کے نام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے یہ پیغام بدر کے جلسہ سالانہ نمبر میں شائع کرنے کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ مگر افسوس کہ ڈاک میں تاخیر کی وجہ سے بروقت نہ پہنچ سکا اور ہمارے جلسہ سالانہ نمبر کی زینت نہ بن سکا۔ لہٰذا اسے احباب کے افادہ کیلئے اس پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ —— ایڈیٹر)

برادران بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے افسوس ہے کہ اس سال بھی حکومت ہند نے جماعت احمدیہ کے پاکستانی قافلہ کو قادیان جانے اور اپنے مقدس مقامات کی زیارت کرنے اور جلسہ قادیان میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دی۔ یہ تیسرا سال ہے کہ بھارت کی حکومت اسبارے میں مسلسل انکار کرتی چلی آرہی ہے حالانکہ اس عرصہ میں بعض دوسرے پاکستانی قافلوں کو ہندوستان جانے کی اور بعض ہندوستانی قافلوں کو پاکستان آنے کی اجازت ملتی رہی ہے اور دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کی درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ لوگوں کو باہم میل ملاقات کا موقعہ ملتا رہے تاکہ آپس کی غلط فہمیاں دور ہوں اور اختلافی مسائل کو سمجھنے کے لئے ملک میں بہتر فضا پیدا ہو۔ قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہے۔ یہاں مقدس بانی احمدیت علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے دن گذارے۔ جہاں کی مسجدوں میں انہوں نے اپنے خدا کی شب و روز عبادت کی۔ جہاں سے انہوں نے ربع صدی تک اپنے مبارک مشن کا پیغام دنیا بھر میں نشر کیا۔ جہاں کی مٹی میں وہ فوت ہو کر دفن ہوئے اور ان کا مزار اب جو اب مرجع خلائق ہے۔ جہاں ان کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کے دائمی نظام نے جنم لیا۔ اور جہاں ان کے پہلے خلیفہ اپنے محبوب امام کے پہلو میں راحت فرما رہے ہیں۔ یہ وہ مقدس یادگاریں ہیں جن کی جڑھ زمین میں ہے اور شاخیں آسمان میں، اور بھارت کے دانشمند مدبر کسی صورت میں ان حقائق کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور نہ کوئی دنیوی طاقت ان روحانی نشانوں کو مٹا سکتی ہے۔ بھارت کا اپنا فیصلہ ہے۔ کہ وہ ایک لادینی حکومت ہے۔ اور ایک لادینی حکومت کا فرض اولین ہے کہ وہ نہ صرف سب مذاہب کو ایک نظر سے دیکھے بلکہ اس کے دل کی تختی ہر قسم کے پاک نقوش قبول کرنے کیلئے صاف اور تیار رہو۔

میں خیال کرتا ہوں کہ ہمارے بھارتی بھائیوں نے بھارت کی پبلک اور بھارت کے حکمرانوں تک اسلام اور احمدیت کی پرامن تعلیم پہنچانے میں پوری پوری کوشش اور والہانہ جد و جہد سے کام نہیں لیا ورنہ صداقت جو پتھر پر نقش کر سکتی ہے کس طرح ہندو اور سکھ قوم کے دلوں میں گھر کرنے میں اتنی دیر لگا دیتی۔ یہ درست ہے اور یہی سنت الٰہی ہے کہ آسمان کا پیغام زمین پر پھیلنے میں کچھ وقت لیتا ہے لیکن اب تو ہماری جماعت ستر سال کی عمر کو پہنچ رہی ہے اور اسلام کا پیغام اس عرصہ میں دنیا کے کناروں تک گونجنے لگ گیا تھا۔ مخالف اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیغام تلوار کے زور سے پھیلا مگر محقق جانتے ہیں اور اب تو ساری دنیا اس حقیقت کو ماننے کیلئے تیار ہو رہی ہے کہ اسلام کی اشاعت میں دلائل و براہین اور روحانی تاثیرات کا ہاتھ تھا نہ کہ فولادی تلوار کا جو اگر کبھی اٹھی تو محض حالات کی مجبوری سے دفاع میں اٹھائی گئی تھی۔ ہندوستان ہی کو دیکھو۔ کیا اس ملک میں پٹھانوں یا مغلوں کی حکومت نے اسلام پھیلایا تھا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں کے مسلمان حضرت نظام الدین اولیاء اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت بختیار کاکی اور حضرت باقی باللہ اور حضرت احمد سرہندی اور اسی قسم کے دوسرے بہت سے روحانی بزرگوں کے مرہون منت ہیں جنکی فیض پاشی نے ان کے دلوں کی تاریکی کو روشن کر کے اسلام کے نفوذ کا رستہ کھولا۔ یہی ہتھیار اب آپ لوگوں کے ہاتھ میں بھی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تو خدا کا وعدہ بھی ہے کہ ایک وقت آتا ہے کہ بھارت کی سب اقوام: ——— غلام احمد کی جے ——— کا نعرہ لگائیگی اور پھر ایکدفعہ ہندو مذہب کا بڑے زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہوگا۔ پس میرا پیغام یہی ہے کہ:-

بکوش اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمارے ساتھ بھی اور ہر اس انسان کے ساتھ جو حق کا متلاشی ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰ر اکتوبر ۵۸ء

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستاسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

بھارت کے دور دراز مقامات سے آنے والے عقیدتمندوں کا اجتماع

پُرامن ماحول میں روحانی تقاریر۔ ذکر الٰہی اور پُرسوز اجتماعی دعائیں

کہ یہ لطف اٹھانے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی سب سے زیادہ ذمہ واری صرف بھارت کی جماعتوں پر ہی عائد ہوتی ہے اس لئے بھارت کے احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسوں پر آیا کریں اور اگر دوست ہمت سے کام لیں اور ہر جلسہ گذرنے کے بعد اگلے سال کے جلسہ تک سارا سال اس امر کو ذہن نشین رکھیں کہ یہ سب سے زیادہ انہی کا فرض ہے تو وہ بڑی آسانی سے جلسہ میں شمولیت کر سکتے ہیں۔ اور سال بھر کی آمد میں سے جلسہ کے اخراجات کے لئے ماہوار کچھ نہ کچھ پس انداز کر لینا چنداں مشکل نہیں ہے۔ اور یہ ماہوار پس انداز کر لینے کا یہ فائدہ ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر یکدم بڑی رقم کا انتظام کرنا نہیں پڑے گا۔

بہر حال ہمارا سالانہ جلسہ ختم ہو گیا ہے اور اب ہم اگلے جلسہ پر اپنے سب احمدی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد میں آمد کے منتظر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

جلسہ کی رپورٹ ذیل میں خلاصۃً درج کی جا رہی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پہلے دن کا پہلا اجلاس

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۷ ویں سالانہ جلسے کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ تمام احمدی حاضرین نے قیاماً کھڑے ہو کر اس مبارک موقع پر قرآن کریم کی دعا "ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم" دہرائی اور نعرہ ہائے تکبیر "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" "حضرت مرزا غلام احمد کی جے" "حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے روح پرور اور ایمان افروز نعروں کے درمیان اجلاس کا افتتاح ہوا۔

صدر محترم نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال بھی قادیان کی مقدس بستی میں ہم سب مل کر ستاسٹھواں جلسہ سالانہ منا رہے ہیں۔ ہمارا یہ اجتماع محض دینی اور روحانی اجتماع ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اس مقدس جلسہ کی بنیاد رکھی اور یہ جلسہ ہم احمدیوں کے لئے اس عہد کی یاد تازہ کرتا ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کر کے خدا تعالیٰ سے کیا ہے یعنی "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے"۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا بیشک ہماری موجودہ حالت کمزور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت جاری ہے کہ وہ اپنی قائم کردہ جماعتوں کے لئے عجیب در عجیب کام دکھایا کرتا ہے۔ جس طرح آج سے ساڑھے ستر سال قبل جماعت احمدیہ قادیان جیسی چھوٹی سی بستی پر قائم ہوئی۔ اور آج اس کی گونج تمام دنیا میں سنی جا رہی ہے اسی طرح ہمارا سچے وعدوں والا خدا وہ دن بھی ضرور لائے گا جبکہ اس مقدس جماعت کے سایہ میں تمام قومیں امن و سکون کے ساتھ بسیرا کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعدہٗ ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ جو حضور انور نے خاص طور پر قادیان کے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ جو بجنسہٖ دوسری جگہ درج ہے۔

پہلی تقریر

حضرت اقدس کے پیغام کے بعد سب سے پہلی تقریر "اسلام کی مخصوص تعلیم ہندوستان کے فائدہ کے لئے" کے عنوان پر مولینا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم صرف ہندوستان کے لئے نہیں بلکہ سب دنیا کے لئے ہے وہ ایک عالمگیر پیغام رکھتا ہے جو سارے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ آپ نے آیات قرآنیہ

۱۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ ۲۔ فیہا کتب قیمۃ۔ ۳۔ یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا۔ پس قرآن کریم میں تمام کتب سماوی کا نچوڑ اور ہمیشہ قائم رہنے والی تعلیم موجود ہے۔ اسلام کا پیغام کسی ملک و علاقہ رنگ نسل اور زمانہ میں محدود نہیں ہے

اسلام اللہ تعالیٰ کی ہستی کو رب العالمین کی صورت میں پیش کرتا ہے جس سے ہر رنگ نسل اور ملک و زمانہ کے لوگ اپنی روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے کہا کہ آپ کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بغور قرآن کریم کا مطالعہ فرمایا۔ آپ مسلمان بزرگوں سے بھی اکثر ملتے رہتے تھے اور لمبے سفر کی مشکلات اور صعوبتیں برداشت کر کے آپ نے حج بھی کیا۔ اس لئے آپ کی تعلیم میں اسلامی نظریات کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "تو سبھی کتائیں جھوٹے ہو ن جائیں سچا سرجنہار"۔

اسلامی تعلیم کا دوسرا فائدہ بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اسلام اپنی صداقت ثابت کرنے کیلئے غیر مذاہب کو جھوٹا ثابت نہیں کرتا بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی تصدیق کرتا ہے جیسا کہ فرمایا لا نفرق بین احد من رسلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ بیشک گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات مختص القوم و مختص الزمان تھیں۔ وہ اپنی اپنی قوم میں محدود وقت تک قابل عمل و مفید ثابت ہوئیں۔ اور آج اسلام نے ان تمام کی جگہ لے لی ہے۔ اور تمام مسلمانوں کو گذشتہ جمیع انبیاء پر اجمالی ایمان کی تلقین کی ہے۔

تیسرے نمبر پر "اسلام" کا اپنا پیارا نام ہی بڑی جامعیت رکھتا ہے۔ جس کے معنی امن و صلح کے ہیں۔ گویا لفظ "اسلام" میں یہ لطیف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کی تعلیم ہر شعبہ زندگی میں امن ہی امن ہو گی۔ مولینا نے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ اسلام ہر قسم کی چھوت چھات اور عدم مساوات کی تردید کرتا ہے اور رنگ نسل ملک علاقہ کی بنا پر انسانوں میں تفریق اور امتیاز کو یکسر ختم کرتا ہے۔ مولینا نے اسلامی اصولوں کا غیر مذاہب کی معاشرتی تعلیم سے موازنہ کر کے ثابت کیا کہ اسلام کی یہ تعلیم کس قدر بہترین اور نفع بخش ہے ... "ہندو کوڈ بل" "Human Rights Charter" ... اور اسی قسم کے دوسرے لیبل لگا کر اسلام کے ان ہی اصولوں کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اور اس طرح تدریجاً اسلام کی طرف بڑھ کر یہ عملی ثبوت بہم پہنچا رہی ہے کہ گویا اسلام کے اصول ہی درحقیقت دنیا میں امن۔ صلح اور آشتی پیدا کر سکتے ہیں جس کی آج تمام دنیا کو سخت ضرورت ہے۔

اس مبسوط تقریر پر پہلے روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نماز جمعہ

جلسہ گاہ میں ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک خطبہ دیا جس میں آپ نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ سے فراغت کے بعد ٹھیک پونے تین بجے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے "خصوصیات احمدیت" کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے ابتداء میں مذہبی دنیا میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا۔ جبکہ مذہب کو چھوڑ کر عقل محض پر تحقیق اور ترقی کی بنیاد رکھی گئی یہی وہ دور ہے جس میں روس کے ٹالسٹائے نے عیسائیت کے اصولوں کو عقل کے خلاف قرار دیا۔ راجہ رام موہن نے برہمو سماج کی بنیاد رکھی اور آریہ سماج کا ظہور ہوا۔ ان سب تحریکات کا مقصد عقل پرستی تھا۔ مرزا حسین علی باب نے بھی اپنے مذہب کی بنیاد اسی دور میں رکھی اور اسی دور میں مولانا حالی نے اسلام کا مرثیہ مسدس حالی کی شکل میں یوں لکھا:۔

"پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر"

بہر حال دنیا مذہب سے نہایت مایوس پژمردہ اور ناامید ہو چکی تھی اور سب سے زیادہ اعتراضات کا نشانہ اسلام کو ہی بنایا جا رہا تھا سرسید احمد وغیرہ کی تحریکیں حمایت اسلام کے لئے اٹھیں۔ لیکن اسلام کی بجائے وہ اسلامی نظریات کے لئے ایک نئی الجھن ثابت ہوتی رہیں۔ بہر حال یہ ثابت ہوا کہ فلسفہ اس ورا الوریٰ ہستی کی تحقیق سے بالکل عاری ہے۔ علاوہ ازیں مذاہب کے علمبرداروں نے بھی خدا تعالیٰ کو ایک مردہ ہستی کے طور پر پیش کیا۔ اور کہا کہ اب خدا تعالیٰ کلام نہیں کرتا ہندو مذہب نے چاروں رشیوں تک کلام الٰہی کو محدود قرار دیا یہودیوں نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا دور تھا جبکہ فلسفہ سائنس، علم ہیئت کے ماہرین کے علاوہ تمام مذاہب کے علمبردار بھی ایک ایسے مردہ خدا کا تصور پیش کر رہے تھے جس کا کلام آتا نہیں بلکہ ... گیا۔ ایسے پُرفتن دور

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا کا ثبوت دیا اور قرآن کریم کو سچی عقلی مشاہدہ اور حقیقی فلسفہ کا منبع ثابت کیا۔ اور زندہ خدا کے تازہ کلام کے ثبوت بے شمار نشانات آسمانی سے دیئے۔ قبولیت دعا لاجواب تصانیف کی اشاعت اور طالبان حق کو قادیان میں قیام کر کے نشانات کا مشاہدہ کرنے کی دعوت سے زندہ خدا کا ثبوت دیا پس احمدیت کی یہ ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ وہ زندہ خدا کا ثبوت دیتی ہے۔

مولوی صاحب نے قبولیت دعا کے بعض نمونے بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک چھوٹی سی گمنام بستی میں پیدا ہوئے۔ جہاں تعلیم و تربیت کی سہولتیں قریب قریب معدوم تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں آپ کو عربی زبان کا چالیس ہزار مادہ سکھا دیا۔ اور آپ نے اعجاز احمدی، آئینہ کمالات اسلام۔ اور اعجاز المسیح جیسی لاجواب عربی تصانیف شائع فرما کر مخالفین کو ان کا جواب دینے کے لئے انعامی چیلنج دیئے۔ مگر

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

فاضل مقرر نے آنحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی پیشگوئیاں بھی بیان فرمائیں۔ جو اس وقت تک پوری ہو چکی ہیں۔ اور بتایا کہ احمدیت انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق حق الیقین تک پہنچا سکتی ہے۔ اور حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود اور جماعت کے بعض دوسرے بزرگ آج بھی جماعت کے اس امتیازی نشان کا زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔

دوسری تقریر مولوی مبارک علی صاحب مبلغ بنگلور نے "ذریت طیبہ" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج ویولد لہ پیش کر کے بتایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلعم کی بتائی ہوئی اس پیشگوئی میں یہ لطیف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد خادم دین اور پاکباز ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتماعی اور انفرادی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے الہامات کے مطابق اپنی اولاد کو مبشر قرار دیا۔ اور آج مشاہدہ اس کی تائید کر رہا ہے کہ یہی وہ موعود اولاد ہے۔ جو تقویٰ، طہارت اور خدمت اسلام میں نہایت امتیازی شان رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو بتایا تھا کہ انی معک ومع اھلک۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی بھی وضاحت فرمائی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا ...... قرار دیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے "اسلام اور اہل اسلام کے متعلق ہندوستانیوں کی آراء" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے محدود سے عرصہ میں ہی اس سرعت اور تیزی کے ساتھ مذہبی معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے ترقی کی کہ باقی قوموں کے لئے یہ ایک مثالی ترقی تھی۔ آپ نے ڈاکٹر سنگر داس مہرہ کی ایک شہادت پیش کی۔ جس میں موصوف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کا فلسفہ توحید و نبوت اور سماجی و اقتصادی پہلو بے نظیر ہیں۔ اور ہندو سماج تو ہمیں اس اعلیٰ تعلیم کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہی آپ نے مسٹر مہاتما گاندھی جی۔ ڈاکٹر اے۔ ایس سیتا رام پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ وغیرہ ہندوستان کی نامور شخصیتوں کی ایسی تحریرات پیش کیں۔ جن میں اسلام اور بانی اسلام کی امتیازی شان اور بے نظیر تعلیم اور بالآخر اسلام کے غالب آنے کا اعتراف کیا گیا ہے۔ یقین کی کتاب "الاسلام" سے آپ نے تحریر پیش کی۔ جس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ "دنیا میں کبھی اعتدال قائم ہوگا۔ تو اس کی صورت اسلام کے سوا کوئی نہ ہوگی"۔ آپ نے فرمایا کہ کمیونزم جس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے۔ اسلام بھی اس مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کمیونزم

. . . .

. . . .

... اس مسئلہ کو انتہا پسندی سے حل کرنا چاہتا ہے۔ اور اسلام اعتدال کا حامی ہے۔ یہ ایسا فرق ہے جس کا اعتراف خود لینن نے بھی کر لیا ہے۔ اسی تقریر پر اجلاس ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام کو ختم ہوا۔

جلسہ کا دوسرا دن

پہلا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی محمد حفیظ صاحب ایڈیٹر بدر نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبل از دعویٰ سوانح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر متعدد پیشگوئیوں کا اظہار فرمایا اور بتایا کہ ہمارا خدا اب بھی کلام کرتا ہے مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہامات کی وضاحت فرمائی۔

۱۔ والسماء والطارق

۲۔ الیس اللہ بکاف عبدہ

۳۔ ینقطع آباءک ویبدء منک۔

۴۔ یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق۔

۵۔ انی احافظ کل من فی الدار

آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو کس طرح قبل از وقت اپنے والد محترم کی وفات کی خبر دی تھی اور نامساعد حالات میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود آپکی ضروریات کو پورا کرے گا۔ اور تمام رشتہ داروں کی نسل ختم ہو کر آئندہ نسل کا سلسلہ آپکے وجود باجود سے چلے گا اور دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور مختلف تحائف لائیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "الدار" غیر معمولی حالات اور طاعون میں اللہ تعالیٰ کی محافظت میں رہے گا۔

یہ سب ایسی باتیں ہیں جو سراسر مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی گئی تھیں اور آج ہر انسان اس کا خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔

اسی طرح لالہ ملاوامل صاحب کی خطرناک بیماری سے شفایابی کے لئے حضرت اقدس کی دعا کی قبولیت نیز "یہ دکان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے"۔ کی بھی مولوی صاحب نے وضاحت فرمائی۔

دوسری تقریر

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے جہاد کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائیت نے کس قدر نرمی کی تعلیم دی ہے۔ کہ "اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دو"۔ لیکن اس تعلیم کے باوجود ۱۴۸۶ء میں عیسائیوں نے ایک عدالت قائم کی جس کا نام "محکمہ احتساب" تھا اور ایسے ہر ایسے انسان کے لئے جبر و اکراہ کے ذرائع کو بروئے کار لانے کے قانون پاس کئے گئے۔ جو عیسائیت کے عقائد کے خلاف تھے۔ چنانچہ ۱۴۸۱ء سے ۱۴۹۱ء تک دس سال کے عرصہ میں محکمہ احتساب نے اسی قسم کے اختلاف عقائد رکھنے والے ایک لاکھ چودہ ہزار نو سو چھ آدمیوں کو مجرم ثابت کر کے سزائیں دیں۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ لا اکراہ فی الدین اور فرمایا کہ "جاھدھم بہ جھادا کبیرا" یعنی قرآن کریم کے ذریعہ سے بنی نوع انسان میں نیکی تقویٰ تزکیہ نفس تطہیر قلب راست روی کو قائم کرنا ہی جہاد کبیر ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب جیسی غیر متمدن اور وحشی قوم سے قرآن کریم کے ذریعہ سے بت پرستی۔ زنا۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ جیسے تمام قبیحہ کو دور فرما کر اسی جہاد کبیر کا عملی ثبوت دیا۔ اور یہ سب کچھ کونسی تلواروں کے سایہ میں ظہور پذیر ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ تلوار صرف جسم پر تو قبضہ کر سکتی ہے مگر دل پر نہیں۔ اور ہر وہ قوم جو جبر و اکراہ کے ذریعہ سے اپنے عقائد منوانا چاہتی ہے وہ جلدی اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے لیکن اس کے برعکس اسلام کی بے نظیر ترقی جو اس نے زمانہ ماضی میں کی ہے اس امر کا زبردست ثبوت ہے کہ جہاد اسلامی کا یہ تصور کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ تقریر کے آخیر میں آپ نے ہندوستان کے بعض غیر مسلم معززین کی تحریرات پیش کیں جن میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صداقت اور اپنے اعلیٰ اصولوں کی وجہ سے پھیلا۔

تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کی تھی جس کا عنوان "اسلام کی صداقت کے دلائل" تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں عام مسلمانوں کے اسلام کے دلائل بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں جو کہ آج اسلام سے کوسوں دور ہیں اور اسلام کے چہرہ پر ایک بدنما داغ ہیں بلکہ اس اسلام کے جو قرآن اور حدیث میں ہے اور جس کے عامل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عمر رضؓ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ ابوہریرہ رضؓ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ جو زمینی ذروں سے ترقی کر کے آسمان کے ستارے بن گئے تھے آج تاریخ عالم انہیں فراموش نہیں کر سکتی۔ اس ضمن میں آپ نے بمبئی کے ایک انڈین ہائیکورٹ کے ایک جج کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے قاہرہ میں جا کر اسلامی تہذیب کا کچھ نمونہ دیکھنا چاہا۔ لیکن مجھے قاہرہ اور پیرس کے بازاروں میں کچھ فرق نظر نہ آیا۔ خنزیر کا گوشت۔ شراب اور عیاشی کا سامان قاہرہ میں مجھے پیش کیا گیا۔ پس ہمیں ان مسلمانوں کے اسلام سے کیا غرض۔ کیونکہ وہ تو خود اسلام سے دور ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے کہ

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

مولانا موصوف نے اسلام کی صداقت کے مختلف دلائل میں قرآن پاک کے اپنے نام ہی سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ درحقیقت یہ پیشگوئیاں تھیں کہ حضرت بانی اسلام پر نازل ہونے والے الہامات کتابی شکل اختیار کریں گے۔ اور پھر یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائے گی۔ چنانچہ جس قدر تلاوت اس کتاب کی ہوتی ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ آپ نے قرآن کریم کی غیر معمولی اور منفرد حفاظت کے دعوے اور اسکی تائید میں بعض مخالف غیر مسلموں کی تحریرات بھی پیش کیں اور بتایا کہ پیغمبر اسلام خدا کا وہ برگزیدہ رسول ہے جس نے اپنی تعلیم کے مطابق عمل کر کے دکھایا۔

اور آج تک آپکے اعمال اور اقوال محفوظ چلے آرہے ہیں۔ آخیر میں آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ اسلامی تعلیم پر عمل کر کے آج بھی انسان اللہ تعالیٰ کے الہام اور وحی سے روحانی تشنگی بجھا سکتا ہے جبکہ غیر مذاہب اسلام کو صرف قصہ اور کہانی کے طور پر ہی پیش کرتے ہیں۔ ان نہایت معلومات افزا تقریر پر یہ اجلاس ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم سیٹھ بشارت احمد صاحب وکیل حیدرآباد دو بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا یہ ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے کہ جو چیزیں طفیلی اور عارضی ہیں اور جن پر فنا طاری ہوتی رہتی ہے۔ ان کو تو لوگ عموماً مان لیتے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ہستی جو اس تمام کائنات کا منبع ہے اس کے لئے ہمیں دلائل دینے پڑتے ہیں۔ پھر آپ نے متعدد مثالوں کے ذریعہ سے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ اس پر حکمت نظام عالم پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی انسان اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس عالم کا جو کمال نظام اور حکمت کے مطابق چل رہا ہے اس نظام کو چلانے والا ضرور کوئی خالق و مالک خدا ہونا چاہیئے۔

آخیر میں آپ نے شہادت انبیاء کو ہستی باری تعالیٰ کی تائید میں پیش فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ انبیاء علیہم السلام جو مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں ظاہر ہوتے رہے کس طرح سب کے سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ خدا ہے اور ہم نے دیکھا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ غیر معمولی رنگ میں ہماری تائید فرماتا ہے اس زمانہ میں سنت انبیاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نامساعد حالات میں اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود اسبات کو تحدی سے پیش فرمایا کہ اگرچہ ہر طرف سے میرے تباہ کرنے کے لئے مخالفت کے طوفان اُمنڈے چلے آرہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے فتح عطا فرمائے گا۔ اور میری جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ نشان کی وہ بات پوری ہو رہی ہے پس اس زمانہ میں بھی اپنا مامور بھیجکر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کا زبردست ثبوت دے دیا۔

دوسری تقریر

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی تھی جس کا عنوان تھا "مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام" آپ نے افریقہ کے سیاسی تمدنی جغرافیائی حالات سے متعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ پر عیسائیوں کا غلبہ ہے اور عیسائیوں کے بڑے بڑے مشنری وہاں کام کر رہے ہیں جنکو مختلف عیسائی حکومتیں کروڑوں روپیہ سالانہ امداد دیتی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ان لوگوں نے اسبات کا اظہار کیا تھا کہ دس سال کے اندر اندر سارا افریقہ عیسائی ہو جائے گا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے افریقہ میں اثر و نفوذ اور ترقی کو دیکھکر اب وہ لوگ خود اسبات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ افریقہ کے آئندہ مذہب کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ عیسائیت ہوگا یا اسلام! آپ نے بعض افریقہ جانے والے ہندوستانی معززین مثلاً مسز سروجنی نائیڈو وغیرہ کی تحریرات پیش کیں کہ افریقہ میں بسنے والے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ احمدیوں کے مبلغین کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تاکہ یورپ کے مقابل پر ایشیا کی سیاست میں یکجہتی اور صلاحیت پیدا ہو۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ سال ٹانگانیکا میں عیسائی مشنریوں کی ایک ورلڈ کانفرنس ہوئی جس میں اسبات کا اظہار کیا گیا کہ "اب اسلام افریقہ کے لئے خطرہ بن چکا ہے" آپ نے بتایا کہ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بڑی بڑی عالیشان مساجد گرجوں کے مقابلہ پر تعمیر ہو چکی ہیں لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے قرآن کریم کے تراجم ہو رہے ہیں اور اس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اس علاقہ میں لوگ بکثرت اسلام قبول کر رہے ہیں۔

تیسری تقریر

مکرم مولوی بی عبد اللہ صاحب مالابار مبلغ سلسلہ کیرالہ سٹیٹ کی تھی۔ آپ نے پیشوایان مذاہب کے متعلق اسلامی تعلیم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ جس قدر اسلام غیر [illegible] اسی قدر [illegible] پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ تمام مذاہب کے رہنماؤں نے بڑی بڑی جنگیں کی ہیں۔ مثلاً رامچندر جی۔ کرشن جی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیشک جنگ کرنے کا موقعہ نہیں ملا لیکن ان کی تعلیم یہی تھی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلوار خریدو اور پھر ان کے [illegible] آج [illegible] ہیں لیکن تلوار سے دین پھیلانے کا الزام صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی لگایا جاتا ہے۔ حضرت کرشن حضرت داؤد اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور [illegible] جنگوں نے ایک [illegible] زیادہ [illegible] کیں۔ لیکن [illegible] اعتراض [illegible] اسلام پر اور بانی اسلام پر ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن اسلام اس کا بدلہ غیر قوموں کو یہ دیتا ہے کہ ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں بلکہ تمام قوموں کا رب ہے۔ اور تمام ممالک اور زمانوں میں آنے والے انبیاء علیہم السلام اسی ایک خدا نے بھیجے ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات مثلاً ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

ولکل قوم ھاد۔ لا نفرق بین احد منھم پیش کر کے استدلال فرمایا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول آتے رہے ہیں اور تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور تمام انبیاء کو معصوم بھی قرار دیتا ہے۔ اگرچہ محترم مولانا کا مضمون کافی لمبا تھا مگر وقت کی قلت کے باعث انہیں صرف چار پانچ پوائنٹ بیان کر کے اسے مختصر کرنا پڑا۔ اور بالآخر پانچ بجکر بندرہ منٹ پر یہ دوسرا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نوٹ:۔ اس روز مستورات کے جلسے کے لئے بھی دو اجلاسوں کا علیحدہ پروگرام تھا وہ بھی نہایت خیر و خوبی سے منعقد ہوئے جن کی تفصیلی رو ئیداد علیحدہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

پہلا اجلاس

مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے زیر صدارت پونے دس بجے دن کو اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتداء میں مذہبی اعتبار سے ایک بہت بڑا انقلاب برپا ہوا۔ عیسائیت دنیا پر غالب آگئی اور اسلامی سلطنتیں کمزور اور ختم ہونے لگیں اور مسلمان جن سے وہ جاہ و حشمت چھن چکا تھا عیسائیت کے رعب اور غلبہ کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ اگر مسلمان اس وقت قرآن و حدیث پر تدبر کرتے تو سنبھل جاتے کیونکہ جس قرآن اور حدیث میں قرون اولیٰ میں اسلام کی ترقی بتائی گئی تھی۔ اسی میں ہی ایک دوسری قوم یعنی عیسائیت کی ترقی اور تنزل بھی بتایا گیا تھا جسے سیاسی اعتبار سے یاجوج ماجوج اور مذہبی اعتبار سے دجال کا فتنہ قرار دیکر امت مسلمہ کو ہوشیار کیا گیا تھا کہ اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے از سر نو اسلام کا بول بالا ہوگا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن و حدیث پڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا اور دیکھ رہے ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث کی ان بے شمار بیان کردہ علامات کا انکار کر دیا۔ اور آج اسلام کے لئے ایک بدنما داغ ثابت ہو رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آج آپ کی چھوٹی سی جماعت تمام دنیا میں اور بالخصوص عیسائی ممالک میں رہ کر وہاں اپنا کام کر رہی ہے مولوی صاحب موصوف نے بعض غیر احمدی معززین کی آراء بھی پڑھ کر سنائیں جن میں جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کی بے نظیر اسلامی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے اور بعض ایسے ممالک کے نام بتائے جن میں جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کو کامیابی سے

جاری رکھے ہوئے ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے جب اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہو جائینگے اور اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا۔

ایمان کی شرائط

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے "اسلام میں ایمان کی شرائط" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت دلنشین انداز میں اللہ تعالیٰ پر ایمان ملائکۃ اللہ پر ایمان۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان تمام انبیاء پر ایمان۔ یوم آخرت پر ایمان۔ جنت اور جہنم کی تشریح خیر و شر کی تقدیر پر ایمان کی وضاحت فرمائی اور کشتی نوح میں سے تعلیم کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ صاحبزادہ صاحب نے آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک حالیہ بیان کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی جس میں پنڈت جی نے کہا ہے کہ سیاست ہماری مشکلات کا حل پیش نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں جبر و اکراہ کا عنصر غالب ہے اور بالآخر ہماری مشکلات مذہب کے ذریعہ سے حل ہوں گی۔

آپ نے فرمایا کہ آخر انسان [illegible] مذہب کی طرف رخ کرنے پر مجبور ہو گیا ہے پنڈت جی کا یہ قدم مذہب کے حق میں نیک فال ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد محسوس کریں گے کہ حقیقی امن احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ امن قائم کرنے کے لئے یہ دنیا کتنی ہی تحریکیں کر لے سچ تو یہ ہے کہ وہ اس وقت تک اپنے مقصد میں ناکام رہینگے جب تک کہ خدائی پیغام کی طرف دھیان نہ دینگے۔

ضرورت مذہب

اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "ضرورت مذہب" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے دنیا کے مشہور لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان سنایا ہے۔ یہ اسبات کی زبردست دلیل ہے کہ انسان کتنا ہی مذہب سے دور کیوں نہ [illegible] مذہب کی ضرورت کو محسوس کرتا [illegible] مذہب کی تعریف کے مختلف [illegible] فرمایا [illegible] کے بعد اس کی حقیقی تعریف [illegible] کہ مذہب ان اصولوں کا نام ہے [illegible] انسان [illegible] پا جاتا ہے اور اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کر سکے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم تب ہی اپنی پیدائش کی غرض کو پا سکتے ہیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہوئے قوانین کو تلاش کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور ہم تب ہی حقیقی عبد بن سکتے ہیں جبکہ سورۂ فاتحہ کے بتائے ہوئے چاروں نقوش اختیار کر کے تخلقوا باخلاق اللہ کے مظہر بن جائیں۔ آپ نے رب العالمین رحمٰن رحیم۔ مالک یوم الدین

کی لطیف تشریح بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ ایک سچا مومن ان ہی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ اور اس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اور اسی سے اعلیٰ سے مذہب کی غرض پوری ہوتی ہے۔ اس طرح پونے ایک بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان کا آخری اور تیسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی دوسرے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کی طرح مسلمانوں کے ایک عدیم المثال لیڈر ہیں۔ حالانکہ سیاسی اور دنیوی لیڈر عوام کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وقت آنے پر زیادہ ووٹ حاصل کر سکیں۔ لیکن آنحضرت صلعم کی سوانح حیات میں ہمیں بالکل الٹ بات نظر آتی ہے کیونکہ جونہی اللہ تعالےٰ نے آپ کو روحانی رہنما بنایا۔ آپ نے ان لوگوں کے رسم ورواج عقائد مروجہ کے خلاف بڑی جرأت اور تحدّی کے ساتھ آواز بلند کی۔ اہل عرب کی طرف سے ہر قسم کا لالچ آپ کو دیا گیا۔ اور ہر قسم کے تخویف و ترغیب کے ذرائع اور اسباب سے کام لیا گیا تاکہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے جدید نظریات کو جو ان کے مشرکانہ رسوم کے خلاف تھے چھوڑ دیں۔ لیکن آپ نے ان کی ایک نہ سنی۔ وطن سے بے وطن ہو گئے۔ ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں مگر خدائی احکام کا آپ برابر اعلان فرماتے رہے۔ مولانا موصوف نے نہایت دلکش پیرایہ میں آنحضرت صلعم کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور اسلامی تعلیم کی برتری ظاہر فرمائی۔

ریزولیوشن

مولانا کی تقریر کے اختتام پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ جماعت احمدیہ مدراس نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں حکومت ہند سے اصرار کیا گئی کہ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں بیرونی ممالک کے احمدیوں کو زیارت اور اجتماع میں شرکت کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جبکہ ہر جمہوری حکومت مذہبی مقامات کے زائرین کے لئے ان کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تعاون کرتی ہے۔ اور پاکستان سے ہندوستان اور ہندوستان سے پاکستان مذہبی مقامات کی زیارت کرنے کیلئے ہمیشہ وفد آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے جذبات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ ہم حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہبی جذبات کا خیال رکھ کر شکریہ کا موقعہ دے۔ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے پر زور الفاظ میں اس ریزولیوشن کی تائید فرمائی۔ جس کے بعد تمام ہندوستانی احمدیہ جماعتوں کے نمائندوں نے اس ریزولیوشن کی بلند آواز سے تائید کی۔

معززین کے پیغامات

بعدہٗ بعض غیر مسلم اور غیر احمدی معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ جو کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے جلسہ کے موقعہ پر موصول ہوئے تھے۔ جلسہ میں احمدی احباب کی دور دراز سے موصول ہونے والی تاریں اور خطوط جن میں دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ مولانا امینی صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب صدر جلسہ نے الوداعی خطاب فرمایا۔

شکریہ

آخر میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے جملہ سامعین کرام کی طرف سے معززین کا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جملہ غیر مسلم سامعین کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح آپ نے جناب سردار اجاگر سنگھ صاحب اے۔ ایس۔ آئی۔ انچارج چوکی پولیس قادیان اور آپکے عملہ کے حسن انتظام اور تعاون پر مقامی پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا۔

بالآخر آپ نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں جماعت احمدیہ کا یہ سڑسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

مکرم مولوی احمد رشید صاحب مالاباری قادیان میں

مکرم مولوی احمد رشید صاحب مالاباری جو آجکل نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت علاقہ ٹرانکور کوچین میں بطور مبلغ کام کرتے تھے اب انہیں مرکز سلسلہ میں بلا لیا گیا ہے۔ اور آپ نے یہاں جامعہ احمدیہ میں بطور معلم کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ یکم ۲۵ سے جامعہ احمدیہ میں مولوی فاضل کلاس کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کی اس تبدیلی کو ان کے حق میں اور سلسلہ کے لئے موجب برکت بنائے۔

آمین

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر معززین کے پیغامات!

قادیان ۱۹ ؍اکتوبر۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے ملک کے مختلف معززین کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر دعوت نامے بھجوائے گئے تھے بعض حضرات اپنی دیگر مصروفیات کے باعث جلسہ میں شمولیت سے قاصر رہے البتہ انہوں نے اپنے پیغامات رسال فرمائے جو جلسہ کے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنائے گئے۔ اور احباب کی دلچسپی اور آگہی کے لئے انہیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱) شری این۔ وی۔ گیڈ گل گورنر پنجاب۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کے ستاسٹھویں سالانہ جلسہ کے دعوت نامہ کیلئے شکریہ ادا فرمایا ہے۔ اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے ملک میں ہمیں ایکدوسرے کے مذہب کو سمجھنے کا کامل شعور حاصل ہے اور حاصل رہنا چاہیئے۔ باہمی رواداری وقت کا تقاضا ہے۔ کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جس کا حل معقولیت اور اچھے کاموں سے نہ کیا جا سکے۔

(۲) پیغام شری جنرل کری آپا صاحب سابق کمانڈر انچیف آرمی اِن انڈیا۔ آپکے ستاسٹھویں سالانہ جلسے کے انعقاد کے لئے مبارکباد۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو امن اور خوشحالی کی برکات سے نوازے اور ہمارے اجتماعوں کو کامیاب کرے۔

(۳) پیغام شری راد مہاناتھ رائے وزیر ترقیات اڑیسہ۔ آپ نے جماعت کے ستاسٹھویں سالانہ جلسے میں شرکت کی دعوت پر جو جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان میں ہو رہا ہے۔ شکریہ کے اظہار کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے اشتیاق کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ موصوف بعض مصروفیتوں کی بناء پر حاضر ہونے سے قاصر ہیں۔ آپ نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے گذشتہ ماہ مئی میں اڑیسہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف کے اعزاز میں جن تقاریب کا اہتمام کیا گیا تھا ان میں شمولیت کا شرف حاصل ہونے اور احمدیت کی تبلیغ کو سنکر لطف اندوز ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ بین الاقوامی اخوت کیلئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اس ملک میں بسنے والی تمام مختلف اقوام میں ایسا ترقی پذیر ماحول پیدا کرتی ہے۔ جو ہمارے باہمی رشتہ کو مزلوط انداز سے پیش کرنے والا ہو۔ یہ جماعت عظیم پیغامبر کے اسوہ کو صحیح طور پر پبلک کے سامنے پیش کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ موجودہ سالانہ جلسہ اس نیک مقصد کے حصول میں مزید ترقی کرنے کا باعث ہوگا۔ خدا تعالےٰ اس تقریب کو نہایت درجہ کامیاب کرے۔

(۴) پیغام جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب منسٹر زراعت حکومت مرکزیہ ہند۔ موصوف نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا ستاسٹھویں سالانہ جلسہ میں شمولیت کا شکریہ ادا فرمایا ہے اور اپنی بعض مصروفیتوں کی وجہ سے جلسے میں شریک نہ ہوسکنے پر معذرت کا اظہار فرمایا ہے۔

(۵) پیغام سردار گیان سنگھ صاحب راڑیوالہ وزیر زراعت حکومت پنجاب (بھارت) موصوف نے جلسہ سالانہ میں دعوت شرکت کیلئے شکریہ اور شریک نہ ہوسکنے پر معذرت کی ہے۔ نیز جلسہ کی کامیابی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے۔

(۶) شری امرناتھ صاحب ودیا لنکر وزیر تعلیم حکومت پنجاب (بھارت) سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت کا شکریہ ادا فرمایا ہے اور اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیتوں کی بناء پر جلسہ میں عدم شمولیت پر بہت افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ اور دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ جلسہ کو باحسن وجوہ بابرکت بارونق اور کامیاب کرے۔

(۷) پیغام شری موہن لال صاحب وزیر پبلسٹی حکومت پنجاب (بھارت) موصوف نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت نامہ کا شکریہ ادا فرمایا اور اپنی مصروفیتوں کی بناء پر غیر حاضری پر اظہار افسوس فرمایا ہے۔

(۸) پیغام مکرم عبدالغنی صاحب ڈار ایم۔ ایل۔ اے دہلی۔ سلام مسنون۔ ضرور حاضر ہوتا مگر چنڈی گڑھ میں پہلے سے دو میٹنگیں طے ہیں۔ معافی چاہتا ہوں۔ سب کی خدمت میں سلام کہئے۔

(۹) پیغام سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی۔ موصوف نے جلسہ سالانہ کی دعوت کا شکریہ ادا فرمایا ہے اور پہلے سے مقررہ مصروفیات کی بناء پر جلسے میں شامل نہ ہوسکنے پر معذرت کا اظہار فرمایا ہے۔

(۱۰) پیغام مسٹر کشوری لال صاحب لائیڈز بنک امرتسر۔ موصوف نے جلسہ سالانہ کی دعوت بھجوانے کا شکریہ ادا فرمایا ہے اور پہلے سے طے شدہ مصروفیتوں کی بناء پر جلسہ میں عدم شرکت پر اظہار افسوس فرمایا ہے۔

(۱۱) پیغام شری مسٹر ڈی سی شرما صاحب نئی دہلی۔ موصوف نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت کا شکریہ ادا فرمایا اور قادیان کی زیارت اور جلسہ کی تقاریر سننے

... کے اشتیاق کے اظہار کے ساتھ اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کی بناء پر جلسہ میں عدم شرکت اور احمدی بھائیوں کی ملاقات سے محرومی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ سے احمدی احباب اور اس ملک کے دیگر باشندوں کے باہمی تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔

(۱۲) **پیغام ... پریس نہال چند آف بٹالہ۔** جلسہ کے دعوت نامہ کی دل سے شکرگذار ہوں۔ حاضر ہونے کا بہت اشتیاق تھا مگر ان ہی دنوں میں ایک دوسری اہم تقریب میں شمولیت کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکوں گی۔ البتہ کسی اور موقع پر حاضر ہونے کی ضرور کوشش کروں گی۔

(۱۳) **پیغام سردار امان سنگھ جی آف بٹالہ۔** جلسہ میں شرکت کی دعوت کا شکریہ۔ ان دنوں بعض کاروباری مجبوریوں کی بناء پر عدم شرکت پر اظہار افسوس کرتا ہوں۔

(۱۴) **پیغام سردار جسونت سنگھ صاحب ترن تارن۔** جلسہ سالانہ کا دعوت نامہ پہنچنے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ اور ان دنوں کاروباری مصروفیات کی بناء پر نہ پہنچ سکنے کے باعث افسوس کا اظہار کیا ہے۔

(۱۵) **پیغام سردار گورمکھ سنگھ صاحب مسافر۔ پریذیڈنٹ پنجاب پردیش کانگریس کمیٹی پٹیالہ۔** میرے پیارے مرزا صاحب
جماعت احمدیہ قادیان کے تریسٹھویں سالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت کے لئے جو کہ ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہو رہا ہے بہت زیادہ مشکور ہوں۔ میری بہت ہی خواہش تھی کہ اس تقریب میں شریک ہوتا مگر افسوس کہ دہلی اور امرتسر میں بعض اشد ضروری مصروفیات کی وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔

چھٹی سالانہ رپورٹ انجمن ترقی اسلام سکندرآباد

بابت ۱۹۵۷-۱۹۵۸ء

از حضرت سیٹھ محمد عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد

۱۔ رقم موجودہ یکم ۳۰/۶/۵۷ =	۶ — ۶ — ۱۰۲۴۴	
۲۔ بیرونی مشنوں کو نصف قیمت پر فروخت کیا گیا لٹریچر	۱۲ — ۱۵۵۴	
۳۔ رقم مرمعولی انشورنس	۱۵۸۶	
۴۔ لٹریچر کی اشاعت		۴ — ۱ — ۲۸۶۰
۵۔ زکوٰۃ ۱۹۵۷-۵۸ء		۰ — ۱۴ — ۴۵۶
میزان =	۶ — ۴ — ۲۱۴۰۷	۳ — ۷ — ۳۳۱۷

بقایا رقم موجود مورخہ ۳۰/۶/۵۸ = ۳ — ۱۲ — ۱۸۰۸۹۔

مندرجہ بالا کے علاوہ اشتہارات کے لئے الفضل کو ایک سال میں ۳۰۰/- روپے۔ بدر کو ۱۲۰/- روپے۔ آزاد نوجوان مدراس کو ۱۲۰/- روپے اور ۱۲۰/- روپے دیگر اخبارات و رسالہ جات کو ادا کئے گئے۔

دوران سال میں بمبلغ ۰ ۔ ۔ ۔ ۴۴۹۸ روپے کا مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

گذشتہ چھ سال میں مبلغ ۱۷۷۲۳/- روپے کا مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مبلغ ۱۱۲۷۹/- روپے کا فروخت کیا گیا۔ اور مبلغ ۲۶۵۸/- روپے زکوٰۃ گذشتہ پانچ میں ادا کی گئی۔ اور ۲۶۵۲/- روپے کے اشتہارات اخبارات میں شائع کرائے گئے۔ اس کی کل میزان ۳۵۲۱۲/- روپے بنتی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق گذشتہ چھ سال میں تبلیغی خدمات سرانجام دی گئیں۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۰/۶/۵۸ کو انجمن ترقی اسلام کا کریڈٹ بیلنس ۳ — ۱۲ — ۱۸۰۸۹ روپے ہے۔ اور ہزارہا روپے کا انگریزی، اردو اور گجراتی لٹریچر اس کے علاوہ سٹاک میں ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

روم ۲۵ اکتوبر۔ سعودی عرب نے امریکی سٹینڈرڈ آئل کمپنی کے سامنے اپنے تیل سے متعلق جو نئے فرائض پیش کئے ہیں ان سے تیل کی بین الاقوامی اور ... عرب کی سیاست پر دور رس اثرات مرتب ہونے والے ہیں۔ ابھی تک صورت یہ تھی کہ یہ کمپنی آئل سعودی عرب میں تیل نکالنے کی مکمل اجارہ دار تھی اور وہ مقررہ رقم سعودی عربیہ کو دیا کرتی تھی۔ لیکن اب حکومت سعودیہ اس معاہدہ کو تبدیل کرنا چاہتی ہے کہ کمپنی کے منافع میں سے پچاس فیصدی بطور حق ملکیت ملنا چاہیئے اور بقیہ پچاس فیصدی میں سے بھی معقول حصہ بطور نفع ملنا چاہیئے۔ اگر یہ شرائط مان لی جائیں تو حکومت سعودیہ کو ۷۵ فیصدی حصہ ملے گا اور صرف ۲۵ فی صدی حصہ امریکنوں کے ہاتھ آئے گا۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر درخواست ہائے دعا

بذریعہ تار

قادیان ۱۹ اکتوبر۔ جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع پر دور دراز کے وہ دوست جو کسی مجبوری کی وجہ سے شریک جلسہ نہ ہوسکے انہوں نے بذریعہ تار احباب جماعت کو اپنا سلام ارسال کیا اور درخواست دعا کی۔ یہ تمام تار جلسہ کے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنائی گئیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے جملہ حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم پہونچا کر جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جملہ حاضرین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی گیا بہار سے جملہ حاضرین کی خدمت میں سلام اور اپنے بچوں کی صحت کے لئے درخواست دعا۔

۳۔ مکرم بشیر احمد صاحب یادگیر سے جملہ حاضرین کو بعد سلام اپنی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۴۔ مکرم محمد رفیق صاحب سیکرٹری مالی مدراس سے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۵۔ مکرم کپتان عبداللہ صاحب پینگاڈی کیرالہ سے جملہ حاضرین جلسہ کو سلام، مبارکباد اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۶۔ مکرم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر حیدرآباد سے جملہ حاضرین کی خدمت میں سلام اور اپنی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۷۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدراس جملہ حاضرین جلسہ کی خدمت میں سلام، جلسہ میں شامل نہ ہوسکنے کا افسوس اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۸۔ مکرم مولوی محمد موسیٰ صاحب مبلغ [illegible] سے جملہ حاضرین جلسہ کی خدمت میں سلام عرض کر کے جماعت کی ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۹۔ مکرم مشتاق احمد صاحب سنبل پور اڑیسہ سے جملہ حاضرین کو سلام اور اپنی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ مکرم محمد لطیف صاحب کنیاپور سے جملہ حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور تجارت کے فروغ کے لئے درخواست دعا۔

۱۱۔ مکرم جمال الدین احمد صاحب کولمبو (سیلون) سے حاضرین کی خدمت میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا اور جماعت کولمبو کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۲۔ مکرم صدر جماعت احمدیہ کولمبو (سیلون) حاضرین کی خدمت میں سلام، جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا اور جماعت کولمبو کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۳۔ مکرم محمد ہاشم صاحب کولمبو (سیلون) سے احباب جلسہ کو سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۴۔ مکرم غلام محمد صاحب بخشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر سے۔ پرمٹ میں تاخیر کی وجہ سے جلسہ میں عدم شمولیت کے لئے افسوس کا اظہار۔ نیز جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے جملہ احباب کی خدمت میں سلام اور درخواست دعا۔

۱۵۔ مکرم ایس۔ اے رشید صاحب سنجیپور ضلع کیرالہ سے احباب جلسہ کو سلام اور [illegible] صحت کے لئے درخواست دعا۔

۱۶۔ مکرم محمد یونس صاحب شاہجہانپور سے حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم۔ افسوس حاضر نہ ہوسکا اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۷۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم و محمد معین الدین صاحب و غلام محمود صاحبان آف حیدرآباد حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۸۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کالیکٹ سے تمام دوستوں کو السلام علیکم اور اپنی علالت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا۔

۱۹۔ مکرم محمد الیاس صاحب ابن [illegible] صاحب مرحوم یادگیر سے السلام علیکم کے بعد اپنے خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا۔

۲۰۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ۔ تمام دوستوں کو السلام علیکم اور جماعت کی ترقی و بہبودی کے لئے درخواست دعا۔

درخواست دعا۔ میرے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن بیمار ہیں۔ اور میری بیٹی [illegible] ہسپتال واہ چھاؤنی میں داخل ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

دعاجو، محمد دین تہالوی درویش قادیان۔

ایٹمی امن کانفرنس

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما اور "ناگاساکی" پر ایٹم بم کی تخریبی قوت کا ایک اد نے مظاہرہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں ہونے دو لاکھ انسان ہلاک و مجروح ہوئے تھے اس کے بعد سائنس دانوں نے "ایٹمی ریسرچ" میں اور ترقی کی۔ اور ایسے ایسے بم بنا ڈالے جو ان بموں سے سو گنے زیادہ طاقتور ہیں۔ یہ تو ایٹم بم کی تخریبی قوت کا مظاہرہ تھا۔ مگر جب اس پر تعمیری نقطۂ نظر سے غور کیا گیا تو سائنسدانوں کو ایٹمی طاقت میں افادی پہلو بھی نظر آیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ایٹمی توانائی کے ذریعہ کاشتکاری وزراعت، صنعت وحرفت اور علاج و صحت کے نئے نئے اصول کا انکشاف کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے امریکہ نے ضروریات زندگی اور معاشی مسائل کے حل کرنے میں ایٹمی طاقت سے مدد لی۔ علاوہ ازیں تو امریکہ نے دوسری جنگ عظیم کے بعد ہی ایٹمی توانائی کا استعمال شروع کر دیا۔ اور آن واشنگٹن کے ۳/۲ بازار پر یہ طاقت قبضہ کر چکی ہے۔

امریکی سائنسدانوں نے جب ایٹمی قوت کی افادی حیثیت معلوم کر لی تو امریکہ نے یو۔ این۔ او کے ماتحت اس طاقت کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہی اسی مقصد کے ماتحت نومبر ۱۹۵۴ء میں ادارہ اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں ایک ایٹمی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کے بعد ۴ دسمبر ۱۹۵۴ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے آئزن ہاور کی یہ تجویز منظور کی کہ ایٹمی توانائی کی عظیم دریافت بنی نوع انسان کی خدمت اور پُر امن مقاصد کے لئے وقف کر دی جائے اور اس سے متعلق جو نئی معلومات حاصل ہوں ان کی اطلاعات ایک دوسرے کو بھیجنے کے لئے باہمی تعاون کیا جا سکے۔

جنیوا کانفرنس صدر آئزن ہاور اور جنرل اسمبلی کی مذکورہ بالا اسکیم کے ماتحت سب سے پہلے ۱۹۵۵ء میں جنیوا میں ایک "ایٹمی امن کانفرنس" منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کی صدارت ہندوستان کے مایۂ ناز سپوت ڈاکٹر بھابھا نے کی۔ یہ عظیم بین الاقوامی کانفرنس ایٹمی توانائی کی مختصر سی تاریخ میں "سنگ میل" ثابت ہوئی اس میں ایٹمی توانائی سے متعلق ایک ہزار مقالات پیش کئے گئے۔ اور مختلف ممالک کے لگ بھگ ۳ ہزار نمائندوں نے شرکت کی۔ لیکن اس کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ یہ فوجی موضوعوں اور سیاسی معاملوں سے بالکل الگ تھلگ رہی کوئی ملک اسے اپنے سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ نہیں بنا سکا۔

دوسری جنیوا کانفرنس اس کانفرنس کی کامیابی دیکھتے ہوئے "اقوام متحدہ" کی "جنرل اسمبلی" نے یہ سفارش کی تھی کہ دو یا تین سال کے بعد اسی قسم کی ایک اور کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۸ء کو جنیوا میں دوسری "ایٹمی امن کانفرنس" منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس اپنی کمیت وکیفیت کے اعتبار سے پہلی کانفرنس سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوئی اس میں ۲۱۰۰ مقالات پیش کئے گئے اور مختلف ممالک کے ۵ ہزار مندوبوں نے شرکت کی۔

ایٹمی بھٹی اس کانفرنس میں امریکہ۔ روس اور برطانیہ نے ایٹمی توانائی کے بہت سے مظاہرے کئے۔ ان میں سے سب سے تعجب خیز "ایٹمی بھٹی" ہے۔ یعنی برقی پیداوار میں سورج جتنی حرارت وگرمی پیدا کرنے کی کوشش۔ سائنس دان اس فکر میں ہیں کہ ایسی "ایٹمی بھٹی" بنائی جا سکے جس میں سورج جیسی حرارت وگرمی ہو۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ایسی بھٹی بنانا مشکل نہیں۔ البتہ اس پر کنٹرول کرنا مشکل ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ سائنس دان سورج سے زیادہ حرارت پیدا کرنے کا راز معلوم کر چکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سورج نے جس ایٹمی توانائی سے یہ حرارت حاصل کی ہے۔ اس کے اجزاء تو معمولی درجہ کے ہیں۔ اس سے اعلیٰ درجہ کی ایٹمی توانائی دریافت ہو چکی ہے۔

ایٹمی ایندھن اس کانفرنس میں جو مقالات پیش کئے گئے ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سائنس دان پانی کو "ایٹمی ایندھن" کے طور پر استعمال کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور شب وروز ان مشکلات پر قابو پانے میں لگے ہیں۔ جو ان فنی معلومات کی راہ میں حائل ہیں۔

ایٹم شکن چیمبر اس کانفرنس میں امریکہ اور روس نے اپنا اپنا "ایٹم شکن چیمبر" بھی دکھایا۔ روس کے ایٹمی پروگرام کا حال تو آزاد دنیا کو معلوم نہیں۔ مگر اس کانفرنس میں روس نے جو "ایٹم شکن چیمبر" پیش کیا وہ امریکہ کے چیمبر سے بہت گھٹیا درجے کا تھا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جس ملک کا "ایٹم شکن چیمبر" اتنے معمولی درجے کا ہو وہ ایٹمی توانائی میں امریکہ کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ روسی سٹینڈ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اس کانفرنس میں اپنے ایٹمی "اسرار" کا اظہار مناسب نہیں سمجھا۔ اس کی ایک دلیل "ایٹمی ایندھن" ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے جو مقالات پیش کئے گئے۔ ان سے ان دونوں ملکوں کے "ایٹمی ایندھن" کے متعلق بہت سی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ مگر روس نے اپنے ایٹمی ایندھن کے متعلق کچھ نہیں بتایا۔

بجلی اور کاسمک رینز اس کانفرنس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مستقبل قریب میں بجلی اور کاسمک رینز کی جگہ ایٹمی توانائی لے لیگی۔ اور انسان اپنی تخلیقی فنون کا حیرت انگیز مظاہرہ کرنے لگے گا۔ مثلاً یہ کہ تار کے بغیر بجلی پیدا کی جائے گی اور ایٹمی توانائی کے ذریعہ ان جراثیم کا بھی سراغ لگایا جا سکے گا جن کا ابھی تک جسم انسانی کیفیت کے کھا دیا پودوں میں پتہ نہیں لگایا جا سکا۔ اور اسی طرح بعض وہ امراض جو ابھی تک پیچیدہ اور لاعلاج سمجھے جاتے ہیں۔ جیسے کینسر وغیرہ ان پر قابو پا لیا جائے گا۔ اور بہت سی زراعتی و معاشی مشکلات بھی حل کر لی جائیں گی۔

پلازما ایک سائنس دان کے مقالے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مادے کی ایک چوتھی حالت بھی ہے جس کو "پلازما" کہتے ہیں۔ لیکن یہ پلازما ابھی تک سائنس دانوں کے قبضہ میں نہیں آیا ہے۔ جس دن یہ قابو میں آ جائے گا ایٹمی توانائی کے متعلق اور بھی انکشافات ہوں گے۔

یہ تو وہ تحقیقات ہیں جو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نے پیش کیں۔ لیکن ہمارا بھارت بھی ایٹمی تحقیقات سے غافل نہیں۔

بھارت میں ایٹمی تحقیقات بھارت نے ۱۹۴۸ء میں ایٹمی توانائی قانون پاس کیا۔ اس کے بعد یہاں ایک ایٹمی توانائی کمیشن کا تقرر عمل میں آیا۔ یہ کمیشن ہندوستان بھر میں تعلیمی و سائنسی اداروں کو چلاتا ہے۔ اور براہ راست وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے ماتحت ہے۔ اس کمیشن کے ماتحت بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی بنگلور۔ احمد آباد اور علی گڑھ میں ایٹمی توانائی کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ ان میں سب سے ممتاز "ٹاٹا انسٹیٹیوٹ آف فنڈامینٹل ریسرچ" ہے۔ یہ انسٹیٹیوٹ ہائیڈروجن پانی تیار کرنے اور "ایٹمی بھٹی" بنانے کے امکانات پر غور کر رہا ہے۔ اس نے ایٹمی توانائی کے بعض اسرار دریافت بھی کر لئے ہیں۔

امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق صدر مسٹر گارڈن نے ایٹم کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ان دھاتوں کی کمی نہیں جن سے "ایٹمی توانائی" حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے یورینیم اور تھوریم وغیرہ۔ بلکہ اس بات سے ہندوستان کا ایٹمی مستقبل بہت شاندار نظر آتا ہے کہ یہاں وہ ریت کثیر مقدار میں موجود ہے جس سے تھوریم حاصل کیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان جیسے نوزائیدہ ملک نے اپنی بے سرمایگی اور ماہرین کی کمی کے باوجود ایٹمی تحقیقات میں بہت ترقی کی ہے۔ ہمارے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے تو بارہا اس امید کا اظہار کیا ہے کہ مستقبل قریب میں بھارت ایٹمی توانائی پیدا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ مگر کیا اس وقت ہم اس توانائی کے ذریعہ تخریبی قوت کا مظاہرہ کریں گے؟ نہیں۔ بلکہ ہم اسے پُر امن مقاصد اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گے۔

بھارت کے علاوہ جنیوا کانفرنس نے بھی اپنے جس عظیم اور مقدس مقصد کا اظہار کیا ہے اگر سیاسی زعماء نے اس مقصد کا احترام کیا تو یقیناً انسانی معاشرت سائنسی تحقیقات کا خیر مقدم کرے گی۔ اور ظلمات کے پردے سے اسرار قدرت کی ایک نئی کرن پھوٹے گی۔

ایٹمی تحقیقات میں جن ممالک نے بھارت کے ساتھ تعاون کیا ہم ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسے کینیڈا نے کولمبو پلان کے ماتحت بھارت میں ایٹمی توانائی کمیشن کے مرکز "ٹرامبے" بمبئی میں ایک ری ایکٹر کام کرنے کا نصف خرچ برداشت کیا۔ اسی طرح امریکہ نے "آئی سو ٹوپ" کی بہت سی کھیپیں بھیجیں۔

منقولات۔

زندگی اور موت کا سوال

ماسٹر تارا سنگھ نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ "اب کسی شخص کو شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔" اس پر معاصر پرتاپ لکھتا ہے کہ "اس کا مطلب یہ ہے کہ سکھ پنجابی صوبہ کے حصول کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی پس و پیش نہ کریں گے۔" ادھر پنجابی صوبہ کا بگل بجایا جا رہا ہے دوسری طرف بعض خیرہ چشم یہ بات کہہ رہے ہیں کہ اگر سکھوں نے پنجابی صوبہ قائم کر لیا تو انہیں ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے نکال دیا جائیگا۔ ہمارے خیال میں عمل اور رد عمل کی یہ شکلیں پنجاب کی تباہی کا باعث ہونگی۔ اگر سکھ پنجابی صوبہ کا مطالبہ کرتے ہیں تو انہیں پیار محبت اور نرمی سے سمجھایا جا سکتا ہے کہ ایسا مطالبہ نہ کرو۔ کیونکہ اس سے سکھوں کو زیادہ نقصان ہوگا۔ اگر سکھ واقعی ہندو ہیں تو انہیں ہندوؤں سے الگ کوئی مطالبہ نہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر ہندو واقعی سکھوں کو ہندو سمجھتے ہیں تو انہیں کہہ دینا چاہیئے کہ شوق سے پنجابی صوبہ بناؤ ایسا صوبہ غیروں کے پاس نہیں جائیگا بلکہ ہندوؤں کے پاس ہی رہے گا گو دواری

بقایا چندہ جلسہ سالانہ

احباب جماعت و عہدے داران کی خاص توجہ کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اصولاً جلسہ سالانہ سے قبل کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن ابھی کئی جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کا کافی بقایا ہے۔ اخراجات کا بار چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی وصول نہ ہونے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ پر ہے۔ اور یہ بار تب ہی اتر سکتا ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد اپنے اس بقایا کی سو فیصدی ادائیگی کر کے فرض شناسی کا ثبوت دے۔

اسلئے احباب جماعت اور عہدے داران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کا جائزہ لیں اور جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ تا حال واجب الادا ہو۔ ان سے جلد تر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوائیں اور کوشش کی جائے کہ آخر دسمبر ۵۸ء تک کوئی جماعت اور فرد ایسا باقی نہ رہے۔ جس نے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کر دی ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل فرمائیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ زکوٰۃ اسی لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا حاصل ہو اور محبت استقامت حاصل ہو۔ ایثار و قربانی کا مادہ پیدا ہو اور حرص و بخل کی بیخکنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت کے بہت سے دوستوں کو مالی فراوانی عطا فرمائی ہوئی ہے وہ صاحب نصاب ہیں۔ اور ان پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ لیکن زکوٰۃ کی آمد کی موجودہ رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب نصاب احباب ادائیگی زکوٰۃ کی طرف اور عہدیداران وصولی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرما رہے۔

زکوٰۃ غرباء۔ یتامیٰ۔ مساکین اور بیوگان کا سہارا ہے۔ ہر صاحب نصاب کو اپنے حصہ کی زکوٰۃ باقاعدگی سے مرکز میں بھجوانی چاہیئے تاکہ مستحقین کو ہر ماہ گذارہ دینے میں پریشانی نہ ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران اس طرف خاص توجہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے (دوسرے) [illegible] صاحب نصاب احباب کی حساب فہمی کر کے فرصت اولین میں زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوا دی جائیں گی۔ ناظر بیت المال قادیان

شکرانہ فنڈ

انسان کا خاصہ ہے کہ وہ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بچہ کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی پر اور اسی طرح غموں سے نجات پانے اور حادثات سے محفوظ رہنے کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ایسے مواقع پر محاسب صاحب قادیان کے نام "شکرانہ فنڈ" کی مد میں کچھ نہ کچھ رقم ضرور بھجوایا کریں۔ یہ امر یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب ہوگا۔ ناظر بیت المال قادیان

تفسیر صغیر کے خواہشمند احباب توجہ کریں

تفسیر صغیر کے ریز رو نسخہ جات احباب تک بھجوائے جا چکے ہیں۔ کچھ نسخے باقی ہیں جو احباب خریدنا چاہیں وہ قیمت مع محصول ڈاک مبلغ ۲۵ - ۲۱ نظارت ہذا کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں تاکہ تفسیر صغیر بھجوائی جا سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کے بعض دیگر کوائف

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

۱۸ اکتوبر کی درمیانی شب مسجد مبارک میں مالابار احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل منعقد ہوا۔ جس میں کچھ نوجوانوں نے مختلف زبانوں میں علمی تقاریر پیش کیں۔ یہ پروگرام خاصہ دلچسپ تھا۔ حاضری اچھی تھی۔ صدر جلسہ نے طلباء کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اُنہیں زیادہ محنت اور توجہ سے حصول علم کی تلقین فرمائی۔ تا بڑے ہو کر اسلام و احمدیت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اچھی تقریر کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اور یہ جلسہ قریباً گیارہ بجے تک جاری رہا۔

* * * *

ٹھیک اسی وقت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کا بھی ایک تربیتی جلسہ حضرت گرو سکھ دل واقع [illegible] منعقد ہوا۔ جس میں پندرہ سال سے کم عمر کی ممبرات نے تلاوت قرآن کریم اور تقاریر کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں اول اور دوم آنے والیوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

* * * *

۱۹ اکتوبر کی درمیانی شب کو نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولانا عبد اللہ صاحب مالاباری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور صاحب صدر نے تربیتی موضوع پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ ہر سہ بزرگان نے احمدیت کی غرض و غایت۔ طہارت قلب۔ خدمت دین کے لئے ایثار و قربانی۔ تربیت اولاد۔ انابت الی اللہ کے مضامین پر نہایت دلنشیں پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ جملہ حاضرین نے سبھی تقاریر اور مواعظ حسنہ کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ یہ منظر بھی بڑا عجیب تھا۔ سبھی عباد اللہ کے گھر میں اس بات کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ساری دنیا کو خدا کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ اور ان کے قلوب کو فتح کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفوس میں کیسی کیسی تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جملہ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر بقدر ظرف علمی معارف سے اپنی جھولیاں بھر رہے تھے۔ اور دل ہی دل میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ایمان و اخلاص میں اعلیٰ نمونہ قائم کرنے اور خدمت دین بجا لانے کا عزم کر رہے تھے۔ اللھم وفقھم لما تحب وترضیٰ واعصمھم من البلایا والآفات۔

* * * *

۱۷ اکتوبر کو حیدر آباد سے آنے والے قافلہ کے ساتھ حیدر آباد سے تین موصی مرحومین کی لاشیں بھی لائی گئیں۔ ان میں سے ایک تو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کا تابوت تھا۔ جسے مرحوم کے دونوں صاحبزادے مکرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی اور مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے اپنے ساتھ لائے تھے۔ دوسرا تابوت مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی سیکرٹری مال حیدر آباد کے والد ماجد جناب محمد عثمان صاحب ولد حاجی شیخ داؤد صاحب مرحوم کا تھا جو ۲۰ جنوری ۵۷ء کو حیدر آباد میں وفات پا گئے تھے۔ تیسرا تابوت جناب مومن حسین صاحب مرحوم (جو محترم احمد حسین صاحب نائب امیر حیدر آباد دکن کے والد تھے) کا تھا۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح تینوں تابوت جنازہ گاہ میں لے جائے گئے۔ اور مکرم امیر صاحب مقامی جناب مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل نے جملہ مہمانان کرام و درویشان قادیان کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور ہر سہ مرحومین کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اللھم ارفع درجاتھم فی اعلیٰ علیین۔

دعوت ولیمہ

قادیان - ۲۵ اکتوبر - مستری عبد الغفور صاحب درویش قادیان نے آج بعد نماز مغرب دعوت ولیمہ دی۔ جس میں تین سو کے قریب مقامی درویشان کو مدعو کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

احمدیوں کا ایک دوست چل بسا

ازجناب سردار جسونت سنگھ صاحب مرآنرایم اے

احمدی حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج وملال سے سنی جائیگی کہ ماسٹر ہری سنگھ صاحب کوٹلی سالی ضلع ... ضلع اٹک گذشتہ دنوں اپنے چھوٹے بیٹے سردار برجھان سنگھ صاحب کوآپ ایم اے ڈسٹرکٹ پنچایت آفیسر پٹیالہ کی کوٹھی پر رحلت فرما گئے۔ ماسٹر ہری سنگھ صاحب اُن معدودے چند سکھوں میں سے تھے جنہیں احمدیوں سے والہانہ محبت تھی اور اُن کے حلقۂ احباب میں بہت زیادہ تر احمدی اصحاب ہی تھے۔ چنانچہ آپ غالباً ۱۹۳۵ء میں ملک غلام نبی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ علاقہ سوان ضلع اٹک کی رفاقت میں قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ اور جماعت کے سالانہ جلسے میں بھی شرکت کی تھی۔ انہی دنوں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقی ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اور احمدیہ جماعت کے متعلق اچھا تاثر لے کر واپس ہوئے تھے۔ آپ ایک شفیق دوست اور درویش سیرت سکھ تھے اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کے ساتھ انہیں یک گونہ اُنس تھا۔ مرحوم پرانی وضع کے اساتذہ میں سے تھے۔ ملک غلام نبی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ علاقہ سوان ضلع اٹک نے اس عاجز راقم جسونت سنگھ ... ایم اے ... چنتڑی گڑھ ... کو ایک مراسلہ میں مرحوم کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ماسٹر ہری سنگھ صاحب ایک جاں نثار دوست اور صادق اور مخلص انسان تھے۔ اُن کی وفات سے انہیں شدید صدمہ پہنچا ہے۔ نوائے وقت لاہور اور راولپنڈی نے ان کی موت کو ایک صدمۂ جانکاہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مرحوم کا شمار علاقہ سوان کے مخلص اور دیانتدار اساتذہ میں ہوتا تھا۔ اور ان کے تعلقات کیمل پور کے مسلمانوں کے ساتھ نہایت ہی مخلصانہ تھے۔ اور وہ پرانی وضع کے اساتذہ میں سے تھے۔ اس کے علاوہ ٹائمز آف کراچی اور ایوننگ ٹائمز لاہور میں بھی آپ کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے۔ مرحوم یکم مئی ۱۸۸۹ء کو ... ضلع اٹک میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کو صبح ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر خدا کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے۔ ان کی ارتھی کے ساتھ شامل ہونے والوں کی تعداد کا یہ عالم تھا کہ ان کے کئی عقیدت مند ارتھی کو کندھا تک نہ دے سکے۔ ان کے اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ کے موقعہ پر بھی مشرقی پنجاب اور دہلی کے شہر سے متعدد ہستیاں آئی ہوئی تھیں۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب۔ گیانی کرتار سنگھ وزیر زراعت۔ گیانی گورمکھ سنگھ مسافر صدر پنجاب کانگریس رانی یشونت کور ... میجر ... کرنل ... سنگھ۔ مسٹر علی احمد پی۔ ایس۔ سی لاہور۔ ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ جناب فضل الٰہی خان صاحب ممبر تحریک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مسٹر محمد ایوب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ... سرگودھا نے مرحوم کے بیٹوں کو تعزیتی پیغامات ارسال کئے اور مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مرحوم کے بیٹوں نے ایک ہزار روپیہ کی رقم ان کے اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ پر دان کرائی۔

سردار ... حیات خان صاحب۔ اور گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر صدر پنجاب کانگریس اور جنرل اختر حسین صاحب کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔

حیدرآباد ۲۷ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا تین روزہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آج کانگرسی رہنما اپنے اپنے صوبوں کو واپس چلے گئے۔ کمیٹی نے تین دنوں میں پانچ ریزولیوشن پاس کئے۔ غیر ملکی امور کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اس میں بڑے ملکوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ قیام امن کی خاطر ایٹمی تجربات بند کر دیں۔ کیرالہ کے بارے میں کمیٹی نے یہ قرار دیا ہے کہ وہاں عدم تحفظ کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ کمیٹی نے اس معاملہ پر تشویش ظاہر کی ہے۔ تاہم کیرلہ کے معاملات میں مرکزی مداخلت کی تجویز رد کر دی کمیٹی نے زرعی اصلاحات کے بارہ میں ...

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور بہار

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ علاقہ بہار کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے دورہ کا پروگرام درج ذیل ہے جملہ عہدیداران وافراد جماعت ان سے ہر رنگ تعاون فرمائیں اور ان کی موجودگی میں ان سے ... سے زیادہ تبلیغی وتربیتی فائدہ اٹھائیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان　۲۵/۱۰/۵۸

تاریخ آمد	مقام	تاریخ روانگی	از مقام
—	—	۹—۱۱—۵۸	بھاگلپور
۹—۱۱—۵۸	خانپور ملکی وبلاری	۱۴—۱۱—۵۸	خانپور ملکی وبلاری
۱۴—۱۱—۵۸	مونگھیر	۱۸—۱۱—۵۸	مونگھیر
۱۸—۱۱—۵۸	ادرین	۲۱—۱۱—۵۸	ادرین
۲۱—۱۱—۵۸	سورج گڑھا	۲۳—۱۱—۵۸	سورج گڑھا
۲۳—۱۱—۵۸	بیگوسرائے	۲۵—۱۱—۵۸	بیگوسرائے
۲۵—۱۱—۵۸	حسینہ	۲۷—۱۱—۵۸	حسینہ
۲۷—۱۱—۵۸	مظفرپور	۳۰—۱۱—۵۸	مظفرپور
۳۰—۱۱—۵۸	موتی ہاری	۲—۱۲—۵۸	موتی ہاری
۲—۱۲—۵۸	پٹنہ	۵—۱۲—۵۸	پٹنہ
۵—۱۲—۵۸	رانچی	۱۳—۱۲—۵۸	رانچی
۱۳—۱۲—۵۸	جمشید پور	۱۶—۱۲—۵۸	جمشید پور
۱۶—۱۲—۵۸	موسیٰ بنی مائینز	۱۹—۱۲—۵۸	موسیٰ بنی مائینز
۱۹—۱۲—۵۸	جھوبھنڈار	۲۲—۱۲—۵۸	جھوبھنڈار
۲۵—۱۲—۵۸	واپسی بھاگلپور	—	—

کے وزیر خزانہ شری سچر ایشم کی یہ تجویز منظور کر لی کہ پندرہ ممبروں کی ایک کمیٹی اس مسئلہ کا غور جائزہ لے۔ اور ناگپور کے سالانہ اجلاس میں اس کی سفارشات کی بنا پر حتمی فیصلے کئے جائیں گے۔ اب ریزولیوشن پر بحث کے دوران میں کانگریسی ممبروں نے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کرنے کے متعلق مختلف اور متضاد رائیں ظاہر کیں۔ یہ کمیٹی اناج کی پیداوار بڑھانے کی سفارشات بھی پیش کرے گی۔ اور ان تمام سفارشات پر کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس میں غور ہوگا۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ معاہدہ بغداد کے ملکوں کے بحری جہاز شمالی بحیرہ عرب میں ۲ نومبر سے ۱۲ نومبر تک جنگی مشقیں شروع کریں گے جن میں امریکہ کے بحری اور ہوائی جہاز بھی حصہ لینگے۔ ان تمام دستوں کا ہیڈکوارٹر کراچی میں ہوگا۔ ابتداء میں اس سوال پر زبانی بات چیت ہوگی کہ جنگ کی صورت میں معاہدہ بغداد کے ممبر ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح عملی تعاون کر سکتے ہیں۔ بعد میں بحیرہ عرب میں آبدوز کشتیوں کی جنگ کی مشق ہوگی۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ پاکستان کے سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خان نے آج صبح پاکستان کے وزیر اعظم کے عہدہ پر اپنے عہدہ کا حلف لے لیا اور اسکے ساتھ ہی پاکستان کی نئی وزارت کے دیگر وزیروں نے بھی اپنے عہدہ کا حلف لیا۔ حلف دلانے کی رسم صدر سکندر مرزا نے ادا کی۔

جنرل ایوب پاکستان کے وزیر اعظم ہونے کے علاوہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نیز ڈیفنس منسٹر اور وزیر برائے امور کشمیر بھی ہونگے۔ پاکستان کی نئی وزارت میں وزیر اعظم سمیت کل ۱۲ ممبر ہوں گے۔